***Journal of Religion & Society*** **(JRS)**
*Available Online:*
*https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index*
*Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X*
*Platform & Workflow by: Open Journal Systems*

# FEATURES OF RUMOR MONGERING AND SLANDERING IN ISLAMIC HISTORY; IT'S FORMS AND EFFECTS IN MODERN ERA

**Khubaib Usmani**
Junior Commissioned Officer, Religious Teacher, Army Education Corps, Pakistan
khubaibusmani812@gmail.com
**Mahmood ul Hasan**
Lecturer, Department of Arabic and Islamic Studies, The University of Lahore, Pakistan
mulhasan333@gmail.com

## ABSTRACT

This study explores the phenomenon of rumor-mongering and slandering within the context of Islamic history, highlighting its defining features and significant events that illustrate its destructive potential. In Islamic tradition, these acts are strongly condemned, as they undermine social harmony. The research delves into historical incidents, such as the infamous "Incident of Slander" (Hadith al-Ifk), to analyze how rumors and slander were addressed in early Islamic society and the measures prescribed in the Quran and Hadith to combat them. In the modern era, the advent of digital media and instant communication has amplified the scale and speed of rumor propagation. The study examines contemporary forms of rumor-mongering, including social media misinformation, political propaganda, and character assassination, along with their far-reaching impacts on individual reputations, community relationships, and global peace. By contrasting historical teachings with present-day realities, the paper emphasizes the timeless relevance of Islamic principles in addressing this pervasive issue and offers insights into ethical guidelines for curbing the spread of falsehoods in the digital age.

**Keywords:** Rumor-Mongering, Slandering, Misinformation, Islamic Principles, Modern Era.

## بحث اول

### تمہید:

اللہ رب العزت نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی طبیعت میں یہ میلان رکھ دیا کہ وہ ایک معاشرے کی صورت میں زندگی گزارنے کو پسند کرتا ہے چنانچہ ایک معاشرہ میں رہتے ہوئے انسان کو ایسے عادات اور اطوار اپنانا ہوتے ہیں جو اس کی معاشرتی زندگی کو خوبصورت بنا دیں اور وہ افعال حسنہ

کا نمونہ بن جائے، اور ایسے طور طریقوں سے وہ بچتا ہے جو اس کے کردار پر انگلی اٹھانے کا باعث بنے لہذا جہاں اور بہت ساری اخلاقی برائیاں کسی معاشرے کے لیے زہر قاتل ہوتی ہیں وہی افواہ سازی اور بہتان تراشی بھی کسی معاشرے کی بنیاد کو کھوکھلا کر دینے میں بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ ہمارا دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلام نے کبھی بھی ایسی بیماریوں اور صفات مذمومہ اور اخلاق رذیلہ کی مدحت نہیں کی بلکہ ہمیشہ ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی اور بیخ کنی کی ہے جو معاشرے کو کسی لحاظ سے بھی نقصان پہنچانے والے ہوں۔

**افواہ سازی کا لغوی اور اصطلاحی معنی:**

یہ "فوہؒ" کی جمع ہے، جس کا مطلب ہے "منہ"، افواہ کا مطلب ہے "بہت سارے منہ"، مراد یہ ہے کہ "جتنے منہ اتنی باتیں" 1 اسی طرح اس کے لغوی معنی مشتبہ خبریں، بازاری خبر، دور دراز سے سنی ہوئی باتیں، اڑتی ہوئی خبر بازی، بے اصل بات، غیر معتبر بات وغیرہ۔

افواہ سازی کا اصطلاحی مطلب یہ ہے کہ بے بنیاد اور بے اصل باتوں کو ترویج دینا پھیلانا، جھوٹی خبریں اڑانا افواہ سازی کہلاتا ہے، اصطلاحی طور پر اس کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں جیسا کہ:

احمد نوفل نے اس کی تعریف کرتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ: "افواہ سازی سے مراد وہ خبر ہے جسے کسی مخصوص ماحول میں پھیلایا جائے اور جسے دوسروں کے علم میں لائے بغیر خاص ہدف اور مقصد کے حصول کے لیے عام کیا جائے" 2

مختار تہامی رقمطراز ہیں کہ: "افواہ سازی سے مراد ہے کہ کسی من گھڑت خبر کو پھیلانا جس کی حقیقت میں کوئی اساس نہ ہو، اس کا ہدف یہ ہوتا ہے کہ کسی علاقے یا صوبے کے عام لوگوں کی نفسیات کو متاثر کیا جائے مزید براں کے کسی ایک ملک میں یا کئی ممالک میں عالمی سطح پر سیاسی، اجتماعی، اقتصادی اور عسکری اہداف کا حصول بھی اس کے پیش نظر ہوتا ہے" 3

افواہ سازی کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ وہ خبر جو پھیل جائے مگر اس میں ثقاہت اور تثبت نہ ہو اس طرح ہم نے جو اصطلاحی تعریفات کی ہیں ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ افواہ کا تعلق اس خبر سے ہوتا ہے جس کا مصدر نامعلوم ہو، صحت مشکوک ہو، اس کی حقیقت اور تہہ تک رسائی ناممکن ہو۔ افواہ سازی ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں کسی بات یا خبر کو بے ثبوت بے بنیاد پھیلا دیا جاتا ہے جس کے بعد اس بات کو لوگوں کے درمیان ہوا دی جاتی ہے، اس قدر عام کیا جاتا ہے کہ لوگ اس پر یقین کرنے لگتے ہیں، یہ عمل عموماً منفی خبروں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

**بہتان تراشی کا لغوی اور اصطلاحی معنی:**

بہتان تراشی کا لغوی معنی ہے "الزام گھڑنے یا جھوٹی تہمت لگانے کا عمل، جھوٹا الزام لگانا، تہمت لگانا، عیب دھرنا"

بہتان یہ "بھت" سے ہے "جس کا معنی ہے کہ کسی کے بارے میں ایسی بات کہی جائے جو اس نے نہ کہی ہو"

بہتان تراشی کا اصطلاحی معنی بالکل سادہ اور عام فہم ہے کہ "کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا بہتان تراشی کہلاتا ہے"

"زاد المسیر فی علم التفسیر" میں ہے کہ:

"فاما البهتان: فهو الكذب الذی يحيّر من عظمه، يقال: بهت الرجل: اذا تحيّر" 4

ترجمہ: بہتان اس شدید جھوٹے الزام کو کہتے ہیں جس کو سننے والا سن کر حیران پریشان رہ جائے اور ششدر رہ جائے"

علامہ طنطاوی رحمہ اللہ نے تفسیر الوسیط میں اس کا معنی کچھ یوں کیا ہے کہ:

البهتان هو الكذب الصّريح الذی لاتقبله العقول ، بل يحيّرها ويدهشها لشدّته وبعده عن الحقيقة" 5

ترجمہ: "بہتان وہ واضح جھوٹ ہوتا ہے جس کو عقل تسلیم نہیں کرتی بلکہ عقل اس جھوٹ کی سنگینی کی وجہ سے بہت زیادہ حیران ہو جاتی ہے"

یہ اس قدر خطرناک اور فتنہ فساد کا باعث ہے کسی مسلمان کا برائیوں اور گناہ میں مبتلا ہونا بلا شبہ برا ہے لیکن کسی پر گناہوں اور برائیوں کا جھوٹا الزام لگانا وہ اس سے کہیں زیادہ برا ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔

**بحث دوم**

**"افواہ سازی" قرآن وحدیث کے تناظر میں:**

اسلام میں افواہ سازی کو بہت غیر موافق قرار دیا گیا ہے اور اسے کبیرہ گناہ کے طور پر گردانہ گیا ہے اور اس کے خلاف سخت اقدامات کیے جاتے رہے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بھی افواہ سازی کے خلاف صریح حکم ارشاد فرمائے گئے ہیں موضوع کی مناسبت سے "سورۃ الحجرات" کی ایک ایت خاص طور پر قابل توجہ ہے:

یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین۔

ترجمہ: "اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی سی خبر لائے تو اس کی تحقیق کیا کرو کہیں کسی قوم کو بے خبری میں نقصان نہ پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیماں ہونا پڑے"6

امام ضحاک رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں بتایا ہے:

"اذا جاءک محدث ان فلانا ان فلانة یعملون کذا وکذا من مساوی الاعمال فلاتصدق"

جب کوئی تمہارے پاس اکر کہے کہ فلاں فلاں یہ برے کام کرتا ہے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو7

معلوم ہوا اس ایت مبارکہ میں افواہوں کی روک تھام کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی خبر یا اطلاع نا قابل اعتماد ذرائع سے آئے تو بغیر تحقیق و تصدیق اسے من وعن نہیں ماننا چاہیے بلکہ خوب اس کی تحقیق کرنی چاہیے۔

اسی طرح سورہ بنی اسرائیل کی مندرجہ ذیل آیت کو غور سے پڑھیے جو نہ صرف یہ کہ بے بنیاد باتوں کے پیچھے نہ لگنے کا حکم دے رہی ہے بلکہ ذمہ داری کا شعور بھی بیدار کر رہی ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

ولاتقف مالیس لک به علم، انّ السمع والبصر والفؤاد وکلٌّ اولٰئک کان عنه مسؤلا۔

ترجمہ: "اور جس بات کی تجھے خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہو گی"8

مزید یہ کہ افواہیں پھیلانا ایسا منحوس عمل ہے کہ قرآن کریم میں اسے شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے اور ذمہ دار شہریوں پر یہ فریضہ عائد کیا گیا ہے کہ وہ کوئی افواہ سنے تو ارباب حل وعقد کو اس سے آگاہ کریں خود اس افواہ کو بیان کر کے نہ پھیلائیں۔ جیسا کہ قران کریم میں ارشاد ہے:

واذا جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به، ولو ردّوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذی یستنبطونه منهم ، ولو لا فضل الله علیکم ورحمته لاتبعتم الشیطٰن الاّ قلیلاً،

ترجمہ: "اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو یہ اس کو پھیلا دیتے ہیں اور اگر یہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا اپنے ذمہ داران کی طرف پہنچا دیتے تو ان میں سے خبر کا تجزیہ کرنے والے ضرور اسے نتیجہ تک پہنچاتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم چند لوگوں کے سوا شیطان کی پیروی کر لیتے"9

اگر ہم واقعہ افک کا جائزہ لیں تو اللہ تعالی نے جھوٹی افواہ پھیلانے والوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے اس منکر افواہ کو رواج دیا اور جن مسلمانوں نے اس جھوٹی افواہ کی تصدیق کی تو اللہ تعالی نے انہیں سخت زجر وتوبیخ کی ہے اور قصوروار ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

لولا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیراً وقالوا هذا افکٌ مبین۔

ترجمہ: "جب تم نے اس خبر کو سنا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے نفسوں میں اچھا گمان کیوں نہیں کیا اور کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا بہتان ہے"10

افواہ سازی کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں بھی ہوا کرتا تھا اور اس کے سرغنہ منافقین تھے وہ آئے دن افواہیں پھیلایا کرتے تھے تاکہ مسلمانوں میں آپس میں خلفشار رہے اور یہ مضطرب رہیں، اور متحد نہ ہو سکیں لیکن اللہ تعالی نے آیات مبارکہ میں ان کے اس بھیانک چہرے کو بے نقاب کیا ہے۔

شریعت مطہرہ کا مزاج یہی ہے کہ بے سروپا باتوں کی کبھی بھی حوصلہ افزائی نہیں کی کیونکہ افواہوں کی ترویج در حقیقت فحش اور منکر باتوں کی ترویج ہے اسی وجہ سے اس خصلت رکھنے والے انسان کو حدیث مبارکہ میں جھوٹا قرار دیا گیا ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے:

كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكلّ ماسمع،

ترجمہ: "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی باتوں کو آگے بیان کردے۔"11

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہت بڑا سنہری اصول بیان فرمایا ہے اور یہ ایک دستوری ہدایت بھی ہے اسلامی شریعت نے افواہوں اور جھوٹی باتوں کے نشر کرنے کو رد کرنے اور انہیں باطل قرار دینے کا ایک یہ طریقہ بھی اختیار کیا ہے کہ عوام الناس کے دلوں میں عزت وآبرو کے تقدس کو اُجاگر کیا ہے تاکہ کوئی کسی کے بارے افواہ سن کر یقین نہ کرے اور خود بھی کسی کے بارے میں افواہ سازی کا شکار نہ ہو جائے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من ردّ عن عرض اخيه ردّ الله عن وجهه النار يوم القيامہ،

ترجمہ: "جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی اگ سے بچالے گا"12

شریعت نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ جہاں پر انسان دیکھے کہ جہاں بدگمانی اور افواہ سازی کی صورت پیدا ہو سکتی ہے وہاں مناسب صفائی دینا بھی شریعت نے تعلیم دیا ہے تاکہ لوگ فتنہ فساد میں مبتلا نہ ہو جائیں چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو انصاری صحابہ نے دیکھا کہ اپ اپنی بیوی صفیہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ ہیں تو وہ دوڑ پڑے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بدگمانی دور کرنے کی خاطر ان سے فرمایا:

على رسلكما ايّما هى صفيه بنت حيّى فقالا سبحان الله يارسول الله قال: ان الشيطان يبلغ من الانسان مبلغ الدّم ، وانّى خشيتُ ان يقذف فى قلوبكما شيئاً،

ترجمہ: "ٹھہرو! یہ میری بیوی حضرت صفیہ بنت حیی ہے دونوں صحابہ نے کہا سبحان اللہ اے اللہ کے رسول ایسی کوئی بات نہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان انسان میں خون کے دوڑنے کی جگہ دوڑتا ہے میں نے یہ محسوس کیا کہ تمہارے دل میں کوئی شک پیدا نہ ہو جائے"13

افواہیں کیونکہ جھوٹ پر ہی مبنی ہوتی ہیں اور ان کی بنیاد مکمل طور پر جھوٹ پر ہی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت مطہرہ میں جا بجا جھوٹ کی قباحت اور شناعت بیان کی گئی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جھوٹ کو جس قدر برا گناہ کہا گیا ہے وہ ایک مکمل باب اور تفصیل طلب بات ہے صرف مختصر اور دو لفظی بات کی جائے تو وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا"14

لہذا جب مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا تو جھوٹی افواہوں کا پرچار کرنے والا یا ان کو قبول کرنے والا کیسے ہو سکتا ہے، قران وحدیث سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے افواہیں پھیلانا یا ان کے ذریعے فتنہ فساد برپا کرنا ایک بدترین جرم ہے۔

**"بہتان تراشی" قرآن وحدیث کے تناظر میں:**

کسی پر بے جا تہمت اور بہتان لگانا شرعا انتہائی سخت گناہ اور حرام ہے، کسی مسلمان کا برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہونا بلاشبہ برا ہے لیکن کسی پر گناہوں اور برائیوں کا جھوٹا الزام لگانا یہ اس سے بھی کہیں زیادہ برا ہے۔ قرآن کریم میں "افترا" اور "بہتان" دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں. گو

دونوں میں بعض اعتبار سے فرق ہے لیکن مجموعی طور پر ان الفاظ کا استعمال الزام تراشی اور بہتان کے لیے کیا گیا ہے بہتان کا لفظ واقعہ افک میں استعمال ہوا ہے اور افترا کا لفظ اللہ تعالی کی طرف غلط باتوں کے منسوب کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

بہتان تراشی اتنا سنگین جرم ہے کہ اس کی سنگینی کی طرف واقعہ افک کے تناظر میں سورۃ نور میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ :

فقد احتملوا بهتاناً و اثماً مبيناً۔

ترجمہ: "جنہوں نے یہ تہمت بازی کا بازار گرم کیا انہوں نے اپنے سر بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ لے لیا ہے۔"15

اور اسی واقعہ کے بعد اس عمل پر یعنی جھوٹی تہمت لگانے پر 80 کوڑے سزا شریعت مطہرہ نے مقرر کر دی جسے "حد قذف" کہا جاتا ہے۔

بہتان تراشی جھوٹ اور کذب کا ہی دوسرا نام ہے بلکہ بہتان تراشی جھوٹ کی ہی ایک صورت اور قسم ہے چنانچہ قران و حدیث میں جس قدر جھوٹ کی مذمت بیان کی گئی ہے اسی قدر بہتان تراشی کی بھی مذمت ہے اللہ تعالی نے اپنے متقی لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے قران کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ :

والذین لا يشهدون الزّور۔

ترجمہ: "اور مومن لوگ جھوٹ میں شریک نہیں ہوتے۔"16

مزید قرآن کریم میں بہتان تراشی والے گناہ کی شدت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتے ہیں:

ومن يكسب خطيئةً او اثماً ثمّ يرمِ به بريئاً فقد احتمل بهتاناً و اثماً مبيناً۔

ترجمہ: "جو شخص خطا یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپتا ہے، اس نے بہتان باندھا اور واضح گناہ کا ارتکاب کیا۔"17

ان آیات میں اللہ تعالی نے بہتان کے ساتھ اثما مبینا کا تذکرہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہتان طرازی کرنا یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

مفسرین نے اس آیت مبارکہ میں بہتان تراشی کے بارے میں ایک لطیف تعبیر استعمال کی ہے اور وہ یہ ہے کہ گناہ کو تیر کی طرح قرار دیا گیا ہے اور دوسرے کی طرف اس کی نسبت دینے کو تیر کو ہدف کی طرف چھوڑنے کی طرح قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جس طرح کسی کی طرف تیر پھینکنا ممکن ہے کہ اس کو ختم کر دے اسی طرح گناہ کے تیر کو بھی کسی ایسے شخص کی طرف چھوڑنا جو گناہ کا مرتکب نہیں ہوا ممکن ہے اس کی عزت و آبرو کو برباد کر دے جو اصل اس کے قتل کی طرح ہی ہے۔

اگر ہم احادیث مبارکہ پر نظر ڈالیں تو ہمیں وہاں بھی بہتان تراشی کبیرہ گناہوں کے طور پر نظر آتی ہے: چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ :

لایرمی رجل رجلاً بالفسوق ولایرميه بالكفر الاّ ارتدتّ عليه ان لم يكن صاحبه كذالک۔

ترجمہ: "جو شخص کسی دوسرے کو فسق کا طعنہ دے یا کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو اس کا فسق اور کفر کہنے والے پر ہی لوٹتا ہے."18

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ :

لا ينبغی لصديق ان يكون لعّانا۔

"مسلمان کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو"19

اسی طرح حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کا مشہور قول ہے کہ :

البهتان على البراء اثقل من السمٰوات۔

ترجمہ: "بے گناہوں پر الزام لگانا اسمان سے بھی زیادہ بوجھل ہے"20

بہتان تراشی ایسا جرم ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اذیت سے دوچار کر دیا، مسلمانوں میں باہمی گومگو اور اختلاف اور انتشار کی کیفیت طاری ہو گئی اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا باہمی خلفشار شیطان کے سب سے بڑی کامیابی ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں پتہ چلا کہ غلط خبریں اور بے لگام باتیں کرنا مسلمانوں کے معاشرے میں فساد برپا کرنے کے مترادف ہیں اور یہ کسی مسلمان کو ذیب نہیں دیتا اور نہ ہی کسی مسلمان معاشرے کا وطیرہ ہے۔

**بحث سوم**

**تاریخ اسلامی میں افواہ سازی اور بہتان تراشی کے نقصانات:**

افواہ سازی اور بہتان تراشی چاہے کسی فرد کے خلاف ہو یا کسی حکومت کے خلاف ہو یا کسی مسلمان کے خلاف ہو یا جماعت مسلمین کے خلاف یا امت مسلمہ کے خلاف ہو ہر حالت میں قابل مذمت ہے۔ تاریخ اسلامی میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ چند افراد کی پھیلائی ہوئی غلط باتیں پوری قوم و ملت کے لیے شرمندگی اور پریشانی کا باعث بن گئیں اور اس کے سنگین نتائج آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے۔

کتنی ہی ایسی افواہیں اور بہتان تراشیاں ہیں جن کی وجہ سے امت مسلمہ کا جسم چھلنی ہوا اور دشمن مسلمانوں کو ضرر رسانی جیسے گھٹیا اہداف پانے میں کامیاب رہے۔ اس لیے شریعت مطہرہ نے معاشرتی تحفظ کو دوام بخشنے کے لیے ہر نقصان دہ اور ضرر رسان چیز کے بارے میں واضح تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں، تاریخ اسلامی میں افواہ سازی اور بہتان تراشی کے کئی واقعات موجود ہیں، افواہ سازی کی خدوخال کا مکمل طور پر ادراک تو افواہ سازی کی اقسام اور موجودہ صورتوں کے تناظر میں ہوگا، البتہ یہاں چند تاریخی واقعات ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ اس ناسور کے نقصانات کا اندازہ لگایا جاسکے۔

**"واقعہ افک" افواہ سازی اور بہتان تراشی کا بدترین نمونہ:**

اگر تاریخ اسلامی کی ابتدا اور بنیاد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس سے ہی ہم دیکھیں تو ہمیں واقعہ افک، افواہ سازی اور بہتان تراشی کی ایک زہر آلود کڑی نظر آتا ہے اس واقعہ کے دو پہلو ہیں:

1. اس جھوٹی خبر کی تشہیر کے لحاظ سے یہ افواہ سازی کے زمرے میں آتا ہے۔
2. اس واقعہ کی اصل بہتان تراشی ہے۔

پہلا پہلو یہ ہے کہ منافقین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں افواہ سازی کا کام کرتے تھے انہوں نے کئی دفعہ مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر بھی ان کی یہ چال کامیاب ہوئی اور انہوں نے صدیقہ کائنات، ام المومنین حضرت عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنھا پر تہمت لگائی۔ یہاں واقعہ افک کی تفصیلات مقصود نہیں، مقصد صرف یہ ہے کہ اس افواہ اور بہتان نے چند مسلمانوں کو بھی اپنے گیرے میں لے لیا جس کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں دشمنی کی حد تک بات چلی گئی حتی کہ بات یہاں تک پہنچ گئی کہ قریب تھا تلواریں نکل آتیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو ختم کرنے کے لیے ارشاد فرمایا:

"اے مسلمانوں کی جماعت کیا جاہلیت کا دعوی کر رہے ہو، جبکہ میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں اللہ نے تمہیں ہدایت سے نوازا اور تمہیں اس کے ذریعے عزت سے نوازا"21

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنے کو ختم کر دیا جو سر اٹھا رہا تھا اور ان افواہوں کو دفن کر دیا جو پنپ رہی تھیں، دوسری طرف اللہ رب العزت نے سورہ نور میں برات کا اعلان کر کے اس بہتان تراشی کا گلا گھونٹ دیا۔

**"غزوہ احد" اور افواہ سازی کی نوعیت:**

جنگ احد میں بھی مشرکین مکہ نے افواہ سازی کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کوشش کی چنانچہ حضرت موسی بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہم شکل تھے ابن قمیہ نے ان کو شہید کر دیا تھا شہید کرنے کے بعد مشرکین کی جماعت میں جا کر چلا کر اعلان کرنے لگا

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا۔اس سے یہ خبر مسلمانوں اور مشرکین میں پھیل گئی یہی وہ نازک لمحہ تھا جس میں صحابہ کرام کے حوصلے ٹوٹ گئے،ان کے عزائم سرد پڑ گئے،ان کی صفیں اتھل پتھل ہو گئیں،بد نظمی اور انتشار کا شکار ہو گئے،مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی صفوں میں توازن پیدا کرنے کے لیے اور کافروں کی اس افواہ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے "الی عباد اللہ الی عباد اللہ کے ساتھ آواز دی تو یہ ساری افواہیں دم توڑ گئیں۔"22

**غلط باتیں پھیلانے کا نتیجہ اور بیعت رضوان:**

صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصالحت کی گفتگو کے لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو قریش کے پاس بھیجا انہوں نے آپ کو روک لیا۔مسلمانوں میں یہ بات پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ قتل کر دیے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے جان بازی کی بیعت لی،23

بیعت کے بعد معلوم ہوا کہ یہ قتل کی خبر بے بنیاد،افواہ اور فضول بات تھی۔

**افواہوں اور الزام تراشیوں کی سزا:**

امت مسلمہ میں غلط افواہیں پھیلانے والوں اور الزام تراشی کرنے والوں کے متعلق ایک مثال تاریخ اسلام میں خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور حکومت میں سامنے آئی کہ ان کے زمانے کا معروف شاعر "حطیئہ "اپنے اشعار میں لوگوں کے عیب اچھالتا تھا اور غلط باتیں مشہور کرتا تھا،اس کے جرم پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا تھا۔24

لہذا جو بھی شخص اس طرح معاشرے کے امن میں خلل اندازی کا سبب بنتا ہے حاکم وقت یا قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اسے مناسب سزا دے کر امن و امان کو بحال کرے۔

**تاریخ اسلام میں افواہ سازی کے جواز کی صورت:**

اسلام میں افواہ پھیلانے پر جس سزا کا تذکرہ کیا گیا ہے یا کسی بھی اعتبار سے ان کی مذمت کی گئی ہے اس سے وہ افواہیں مستثنی ہیں جو میدان جنگ میں پھیلائی جائیں،عام طور پر ایسی افواہیں دشمن کا قدم اکھیڑنے کے لیے پھیلائی جاتی ہیں اسی کا دوسرا نام "نفسیاتی جنگ" ہے۔جو در حقیقت دفاعی جنگ ہوتی ہے،اسلام میں اس قسم کو جہاد فی سبیل اللہ میں ہی شمار کیا گیا ہے اس کی تعریف کرتے ہوئے عبد الہادی زیدی لکھتے ہیں کہ:

"اس سے مراد اقدامات اور آپریشنز کا وہ مجموعہ ہے،جو حقیقی طور پر جنگ میں شامل ہوئے بغیر دشمن کو کمزور کرنے کے لیے یا اس کے معاندانہ نفسیاتی اقدامات کو روکنے کے لیے استعمال کیا جائے۔"25

دشمن کی نفسیاتی جنگ کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں پر نفسیاتی جنگ فرض ہے،کیونکہ مسلمانوں کے خلاف یہ جنگ میڈیا،سیاسی ہتھکنڈوں، معاشی اقدامات وغیرہ کے ذریعے برپا کی جارہی ہے۔

اس حوالے سے حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا واقعہ ہے،جو کہ بہت اہمیت کا حامل ہے وہ مسلمان ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میری قوم کو میرے اسلام لانے کا علم نہیں ہے،لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرمائیے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم فقط ایک آدمی ہو،لہذا کوئی فوجی اقدام تو نہیں کر سکتے،البتہ جس قدر ممکن ہو ان میں پھوٹ ڈالو اور ان کی حوصلہ شکنی کرو کیونکہ جنگ تو چال بازی ہی کا نام ہے"26

نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے اس واقعہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قریش، غطفان اور بنو قریظہ کے یہود کے درمیان افواہ پھیلائی اس کا یہ اثر نکلا کہ ان کی صفوں میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے چنانچہ اللہ تعالی نے فتح سے ہم کنار فرمایا۔ اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے احمد نوفل رقمطراز ہیں کہ :

"غزوہ احزاب میں افواہ سازی نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت اہم کام سرانجام دیا جس کی مثال نعیم بن مسعود کی گفتگو میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے"27

**"افواہ سازی اور بہتان تراشی کی جدید اشکال"**

افواہ سازی اور بہتان تراشی بنیادی طور پر غلط بیانی اور چرب زبانی کا ہی چربہ ہیں، ان اخلاقی بیماریوں کے اہداف واثرات کے پیش نظر انہیں مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- بعض دفعہ غلط بیانی (افواہ سازی اور بہتان تراشی) کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسانوں کے دلوں میں بغض حسد اور نفرت اور دشمنی کا بیج بو کر انہیں ایک دوسرے سے دور کیا جائے، جیسا کہ اہل عرب اور فارس کے مابین باہمی کشمکش جاری رہتی ہے، اسی طرح نفرت کی دیوار مسلکی اور مذہبی بنیادوں پر بھی کھڑی کی جاسکتی ہے جیسا کہ برصغیر میں ہندو مسلم کشمکش، اور شیعہ سنی کا جھگڑا اس کی واضح مثالیں ہیں۔

2- اسی طرح ان کی جدید شکل یہ بھی ہے کہ بدامنی اور اضطراب کو فروغ دیا جاتا ہے۔ مثلاً جنگ کا خوف وہراس ہر وقت کسی قوم پر طاری رکھنا جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان کے معمولات زندگی جام اور مقاصد زندگی مفقود ہو کر رہ جائیں گے اور دشمن اپنے مقاصد میں آسانی سے کامیاب ہو جاتا ہے۔

3- بہتان تراشی اور افواسازی کی ایک انتہائی جدید اور سنگین اور خطرناک صورت یہ ہے کہ لوگوں کی عزت وآبرو سے کھیلنا، انسانی وقار کو پامال کرنا اور نیست ونابود کرنا۔ یہ اس قدر تباہ کن ہے کہ معاشرے میں فساد کے ساتھ ساتھ قتل وخون ریزی کا سبب بھی بن جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ افواہوں کی مختلف صورتوں کی سنگینی کے پیش نظر شریعت مطہرہ نے ان کی مختلف سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔

جیسا کہ :

حد قذف: شریعت نے بعض افواہوں اور غلط بیانیوں کی سزا کو بطور حد بیان کیا ہے جیسا کہ حد قذف کسی کی عزت وناموس کو اچھالنے پر مقرر کی گئی ہے۔

تعزیر: اسی طرح اس قسم کے بعض جرائم کی تعزیری سزا بیان کی گئی ہے جس کا اختیار قاضی کو ہوتا ہے اور وہ اپنے مناسب حال کوئی سزا تجویز کر دیتا ہے۔

4- افواہ سازی اور الزام تراشی کی ایک جدید شکل سوشل میڈیا بھی ہے جس پر کوئی بھی خبر قطع نظر اس کے کہ وہ جھوٹی ہے یا سچی ہے بے دھڑک ہو کر پھیلا دی جاتی ہے، کسی بھی خبر کی استنادی حیثیت دیکھے بغیر اسے لوگ شیئر کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جھوٹ اتنا بول دیا جاتا ہے کہ لوگ اسے سچ سمجھنے لگتے ہیں.

اور جھوٹ کی اس طرح تشہیر کی جاتی ہے کہ سفید کو سیاہ کرکے دکھا دیا جاتا ہے مصنوعی خبریں اور فیک ویڈیوز ان اخلاقی امراض کا بنیادی عنصر ہیں اس پلیٹ فارم میں فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام، واٹس ایپ اور فیک ای میلز بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ اس کی ایک بالکل سادہ سی مثال ہے کہ جب بھی کوئی مقدس مہینہ آتا ہے تو سوشل میڈیا پر یہ میسج اور پیغام بہت زیادہ گردش کرنے لگ جاتا ہے کہ : جس نے اس مہینہ کی خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر جہنم حرام ہو جائے گی، اور لوگ اس کی استنادی حیثیت دیکھے بغیر اس کو پھیلانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بھی حدیث، ذخیرہ احادیث میں موجود نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فرمایا:

من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار،

ترجمہ: "جس نے میری متعلق جھوٹی بات جان بوجھ کر منسوب کی اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے "28

اج کل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے زیادہ سوشل میڈیا نے سماج میں اپنی جگہ بنالی ہے پہلے خبروں کی ترسیل ایڈیٹر کی مرضی پر منحصر ہوتی تھی وہ چاہے تو چھاپے نہ چاہے تو نہ چھاپے، مکمل شائع کرے یا اس کے کچھ حصے کو مشتہر کرے، لیکن سوشل میڈیا کے چینل نے لکھنے والے کو اور شائع کرنے والے کو آزاد کر دیا ہے، جو چاہے لکھے، اور یہاں سے ہی افواہ سازی اور بہتان تراشی کا بازار گرم ہو جاتا ہے یوں لوگ دو گروہ میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

5-اسی طرح ریڈیو، ٹی وی چینلز، خبریں اور اخبارات بھی ان اخلاقی بیماریوں کو فروغ دینے میں پیش پیش ہیں کلی طور پر تو نہیں بلکہ جزوی طور پر یہ ذرائع بھی ضرور ملوث ہیں، جن کے ذریعے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کیا جاتا ہے ان پر نشر ہونے والی بے سروپا باتیں بھی عوام میں مقبولیت حاصل کر جاتی ہیں۔

-6ففتھ جنریشن وار اور افواہ سازی کی گرم بازاری:

- ابتدا زمانہ میں جنگوں میں فتح کا دار و مدار انسانی طاقت اور بہادری پر ہوتا تھا جسمانی طور پر لوگ امنے سامنے دوگ دوہوتے تھے اس کو "فرسٹ جنریشن وار" کہا جاتا ہے۔
- اس کے بعد پہلی جنگ عظیم میں آتشی اسلحہ سب سے اہم ٹھہرا، اس کو "سیکنڈ جنریشن وار" کا نام دیا جاتا ہے۔
- مزید مرور زمانہ کے ساتھ اگر دوسری جنگ عظیم کا جائزہ لیں تو یہ "تھرڈ جنریشن وار" تھی جس میں آتشی اسلحہ کے علاوہ بحری اور فضائی طاقت کے مربوط مظاہرے کیے گئے۔
- فورتھ جنریشن وار میں میدان جنگ ہی کسی دوسرے ملک میں منتقل کرکے کوشش کی گئی کہ جنگ میں عملی حصہ لینے والوں کی اکثریت اپنے ملک کی نہ ہوتا کہ اپنا جانی نقصان کم سے کم ہو جیسا کہ افغان جنگ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
- اور اج کل ففتھ جنریشن وار عملی حقیقت بن چکی ہے، جس میں نہ دو بدو لڑائی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کا آتشی اسلحہ سے لیس کوئی فوج حصہ لیتی ہے اور نہ اعلان جنگ کیا جاتا ہے، بلکہ اس کا تصور کچھ اس طرح ہے کہ جھوٹی خبریں پھیلا کر مدمقابل کے حوصلوں کو پست کیا جائے، بالمقابل طاقت کی نفسیات پر حاوی ہوجایا جائے ایسے ایسے نظریات کو ترویج دی جائے کہ دشمن کے لشکر کا مورال ڈاؤن ہو جائے، اس کا مقصد کسی ملک کے خاص نظریے کو تباہ کرکے اپنا نظام، نظریہ مسلط کرنا ہوتا ہے۔

اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب افواہ سازی اپنے عروج پر ہو گی اس کے بغیر اس وار اور جنگ کو جیتنا نا ممکن ہوتا ہے یہ اب کوئی خفیہ تصور نہیں بلکہ ایک مکمل اور تسلیم شدہ سائنسی نظام ہے، جس کا پہلا کامیاب تصور ایک امریکی نفسیات دان مسٹر سکر پچر نے 1897 میں اور اس کے بعد اپنے کتب اور مقالہ جات میں دیا۔ روس میں "ماسکو میڈیکل اکیڈمی" نے 70 کی دہائی میں "سائیکو کریکشن" نام کا نظام تشکیل دیا جو دشمن کے دماغ اور نظریات کو کنٹرول کرنے کی غرض سے بنایا گیا تھا دنیا کے کئی ممالک نے یہ تکنیک بطور ہتھیار استعمال کی ہے۔

ففت جنریشن وار کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ حکومت ہماری ہو، ادارے ہمارے ہوں، لیکن ہماری سوچ افکار معاشرہ اور معاشرتی نظام پر اثرات کسی غیر کے ہوں۔ ہمارے خلاف چھیڑی گئی اس غیر اعلان شدہ لیکن مہلک جنگ کا میدان جنگ ہمارا ہر گھر ہے اور اس جنگ کا سب سے مہلک ہتھیار ویپن آف ماس ڈسٹرکشن ہے۔ درسی کتب، میڈیا، ٹی وی پروگراموں، فلموں اور مادر پدر آزاد سوشل میڈیا کے ذرائع سے آنے والی نسل کی بنیادی سوچ تبدیل کرکے مذہب اور وطن سے محبت کی بجائے ان کے دماغوں پر حاوی ہو کر وطن اور مذہب کے متعلق شکوک وشبہات کے

بیج بو کر ان کو اپنا غلام بنالیا جائے۔ تاکہ ان کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ خود ہی مستقبل میں نفرت اور بیزاری کے تناور درخت بن کر سامنے آجائیں۔

**"عصر حاضر میں افواہ سازی اور بہتان تراشی کے اثرات"**

افواہ سازی اور بہتان تراشی کیونکہ یہ دونوں منفی عمل ہیں لہذا ان کے اثرات بھی عمومی طور پر منفی ہی ہوتے ہیں کیونکہ یہ ایک لحاظ سے بہت خطرناک عمل ہیں، ان کے کچھ اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

بے اعتمادی کی شدت:

جس معاشرے میں ان دو اخلاقی بیماریوں کو رواج ملتا ہے اس معاشرے کا وقار اور عزت پوری دنیا میں ختم ہو جاتی ہے افواہ سازی اور بہتان تراشی سے لوگوں کا ایک دوسرے پر بھروسہ ختم ہو جاتا ہے اور معاشرے میں بے اعتمادی کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور معاشرے تباہی کے دھانے پر پہنچ جاتے ہیں۔

امن وامان کے لیے خطرہ:

یہ دونوں برائیاں امن وامان کے لیے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہیں اس سے عوام میں غلط فہمیاں عروج پکڑتی ہیں جو انہیں دشمنانہ کاروائیاں کرنے کی ترغیب دیتی ہیں اور لوگوں کو ایک دوسرے کے گریباں پکڑنے سے لے کر انسانیت کا خون کرنے تک لے جاتی ہیں اور یہی اخلاقی بیماریاں اچھے بھلے پر امن معاشرے کو دشمنی اور بدامنی کی آگ میں دھکیل دیتی ہیں۔

سیاسی نتائج:

افواہ سازی اور بہتان تراشی سے سیاسی اختلافات میں زیادہ شدت پیدا ہو جاتی ہے اس کے نتیجے میں لوگوں کے نظریات اور سیاسی نقطہ نظر پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سیاسی دشمنی اور سیاسی دوریاں پیدا ہوتی ہیں معاشرے میں سیاسی اختلاف کی بجائے سیاسی مخالفت کی فضا پروان چڑھتی جاتی ہے۔ اور یہ آج کل ہمارے معاشرے میں بہت عام صورت ہے۔

منفی رویوں کا فروغ:

مندرجہ بالا اخلاقی امراض مثبت رویوں کو پروان نہیں چڑھاتے بلکہ معاشرے میں منفی رویوں کو فروغ دیتے ہیں جب ایک طرف سے ان امراض کی ترویج کی جارہی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے اس سے بھی زیادہ زوردار انداز میں ان رویوں کا جواب دیا جاتا ہے جس سے پورے کا پورا معاشرہ ہی سراپا منفی اقدامات پر اتر آتا ہے۔

اقتصادی نقصان:

الزام تراشی اور افواسازی کسی بھی ملک وملت کو شدید قسم کے اقتصادی نقصانات کے طوفان میں دھکیل سکتی ہے جیسا کہ پچھلے چندماہ یہ خبر بہت زور پکڑ گئی تھی کہ "پاکستان ڈیفالٹ کر رہا ہے" جس سے عوام میں شدید قسم کا اقتصادی اضطراب دیکھا گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ عوام نے بینکوں سے اپنی سیونگ رقوم اٹھانا شروع کرلی اور روپے کی جگہ ڈالر میں کرنسی جمع کرنا شروع کر دی، جس کی وجہ سے وطن عزیز کو شدید اقتصادی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح ان دو مہلک بیماریوں کی وجہ سے مشہور کمپنیوں کی شرح منافع دنوں میں زمین بوس ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی بھی ملک کی اقتصادی گراوٹ میں بھی افواہ اور بہتان کو بہت زیادہ عمل دخل ہوتا ہے۔

حسن ظن کو سوء ظن میں تبدیل کرنا:

افواہ سازی اور بہتان تراشی ایسے جرم ہیں جو کسی معاشرے یا فرد کے متعلق لوگوں کی ذہنیت کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں یہ حسن ظن کو سوء ظن میں تبدیل کر دیتے ہیں کہ لوگوں کو خوبیاں بھی خامیاں نظر آنے لگتی ہیں۔

### افواہوں اور بہتان تراشیوں کی روک تھام کیلئے عملی اقدامات:

معاشرے کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ افواہوں اور بہتان تراشیوں کا مقابلہ کرے، وہ اس طرح کہ وہ ان کو دہرانے اور لوگوں میں پھیلانے سے گریز کرے اور کوئی ایسی خبر سنتے ہی ذمہ داروں کو آگاہ کرے تاکہ ان ذمہ داران کی طرف سے اس کی صحیح وضاحت سامنے آئے اس حوالے سے ارشاد باری تعالی ہے کہ:

اذ تلقّونه بالسنتكم وتقولون بافواهكم ماليس لكم به علم تحسبونه هيناً و هو عندالله عظيمٌ۔

ترجمہ: "ذرا غور تو کرو اس وقت تم کیسی سخت غلطی کر رہے تھے جبکہ تمہاری زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ تعالی کے نزدیک یا بہت بڑی بات تھی"29

اس خبر کو ذمہ داروں کی طرف لوٹانے کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے کہ:

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖؕ-وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْؕ-وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا۔

ترجمہ: "اور جب اُن کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بات میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے"30

لہذا ہر ایک کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خبر کی تصدیق کے لیے خوب تحقیق کرے اس کے بغیر اسے نشر کرنے سے گریز کرے۔ اسی طرح افواہوں اور بہتان تراشیوں کی روک تھام کے لیے مندرجہ زیل عملی اقدامات بھی کیے جا سکتے ہیں:

سب سے پہلے بالکل صحیح اور صاف معلومات کو پیش کیا جائے کیونکہ صحیح اور سچی خبروں کی موجودگی میں جھوٹی خبریں اور افواہیں بالکل غیر موثر اور غیر فعال ہو جاتی ہیں عہد نبوی میں منافقین اسلامی معاشرے میں فتنہ فساد برپا کرنے کے لیے غلط افواہیں پھیلاتے تھے لیکن جب صحیح معلومات اجاتی ہیں تو اللہ تعالی اس سے ان کی نظروں کے سامنے زائل کرتا اور لوگوں کے لیے حق واضح ہو جاتا۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ۔

ترجمہ: "بے شک انہوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا اور اے محبوب تمہارے لیے تدبیریں الٹی پلٹیں یہاں تک کہ حق آیا اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا اور انہیں ناگوار تھا"31

انسان کو افواہ کے ذریعے جو خبر ملے یا جس کے متعلق گمان ہو کہ یہ الزام یا تہمت ہے اس کی اشاعت اور ترویج کا ذریعہ نہ بنے بلکہ ایسی خبر کی حاکم وقت کو اطلاع دے تاکہ وہ اصل شخص تک رسائی حاصل کر سکے اور بات کی تہہ تک پہنچ کر فیصلہ کرے تاکہ عوام کے سامنے صحیح بات اس سکے ورنہ وہ بات عوام الناس میں فضول گردش کرتی رہے گی۔

دین اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ سچی خبر پر ثابت قدم رہیں، بہت سارے فتنے کسی غلط خبر کے سبب ابھرتے ہیں اور کئی لوگوں کا خون اسی فتنے کی نظر ہو جاتا ہے ایسے فتنوں کو ہوا دینے والے وہ شخص ہوتے ہیں جن کو امت مسلمہ کا اتحاد جھکتا ہے یہ لوگ امت مسلمہ کے اتحاد کے حامی نہیں ہوتے اس لیے تو اسلام نے خبر دینے اور اس کے پھیلانے میں اس خبر کا مصدر تلاش کرنے اور غور و فکر کرنے، خوب چھان پھٹک کرنے کا حکم دیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۔

ترجمہ: "اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ"32

افواہ اور غلط بیانیوں کو ختم کرنے کا راستہ یہ ہے کہ بے بنیاد باتوں اور الزام تراشوں کے متعلق محتاط رویہ اختیار کیا جائے، میڈیا پر لوگوں کا شعور بیدار کیا جائے، جب لوگ بیدار دل، زندہ مغز، اور حساس ہوں گے تو بے بنیاد افواہوں اور جھوٹا پروپگنڈا کرنے والوں سے خود بخود بچ سکیں گے، یہ ذمہ داری بھی میڈیا کے اینکرز، نیوز چینلز، منبر و محراب کے وارث اور ابلاغ و نشریات سے متعلقہ ہر شخص کی ہے۔

جھوٹی زبان درازیوں کو روکنے کا یہ انتہائی اور بھرپور اقدام ہے کہ ذرائے ابلاغ سرے سے ہی ایسی باتوں کو اپنی توجہ کا مستحق نہ سمجھیں اور نہ ہی ان کی ترویج واشاعت کریں اس طرح یہ افواہیں اور بہتان درازیاں اپنی موت اپ مر جائیں گی اور معاشرہ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہے گا۔

**خلاصۃ الحاصل:**

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے افواہوں کی روک تھام کے لیے دو طریقے بتائے ہیں:

1-پہلا طریقہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شکوک و شبہات کے مقامات سے دور رہیں اور معلومات کو قابل اعتماد ذرائع سے حاصل کریں.

2-دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شریعت نے غلط باتوں کا ہر ممکن سد باب کیا ہے، اسلام نے ہر وہ راستہ بند کرنے کی کوشش کی ہے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ غلط بیانیوں افواہوں اور الزام تراشیوں کی طرف کھلتا ہے۔

یہ بات تو واضح ہے کہ قرآن و سنت کی رو سے افواہیں اور بے بنیاد خبریں پھیلانا اور ان کی اشاعت کرنا قطعاً جائز نہیں، اس قسم کی حرکتوں میں جو لوگ ملوث ہوں گے وہ جرم میں ملوث تصور کیے جائیں گے۔ ان کے خلاف تادیبی کاروائی کی جاسکتی ہے قرآن و سنت میں جہاں اس قسم کے مذموم حرکتوں پر پابندی عائد کی گئی ہے وہاں مملکت کے عام اور ذمہ دار شہریوں پر بھی یہ فریضہ عائد کیا گیا ہے کہ وہ بھی افواہوں کی روک تھام اور ملک و ملت کی سلامتی کے معاملات میں پورا پورا تعاون کریں اگر ہمارے ذرائع ابلاغ ان آیات قرانی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ایک ضابطہ اخلاق طے کر لیں تو یقیناً مثبت اور صحت مند صحافت بھی افواہ سازی اور بہتان تراشی کے خلاف اپنا انتہائی مثبت کردار ادا کر سکے گی۔

**حوالہ جات**

1-سید احمد دہلوی، مولوی، اردو لغت فرہنگ آصفیہ: ص110

2-احمد نوفل، الاشاعہ، دار الفرقان: ص16

3-مجمع اللغۃ العربیہ، المعجم الوسیط، دار المعارف: ص503

4-عبدالرحمن بن علی، الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر: ج1، ص469

5-محمد سید، الطنطاوی، التفسیر الوسیط: جلد11, ص245

6-الحجرات، 6:49

7-جلال الدین، السیوطی، الدرر المنثور فی تفسیر بالماثور: ج1، ص558

8-بنی اسرائیل، 36:17

9-النساء، 83:4

10-النور،12:24
11-سلمان بن اشعث، ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم:4361
12-محمد بن عیسی، ابوعیسی، الترمذی، جامع الترمذی، رقم:1931
13-محمد بن اسماعیل، البخاری، صحیح البخاری، رقم:2038
14-مالک بن انس، موطاامام مالک، رقم:1630
15-الاحزاب،58:32
16-الفرقان،72:25
17-النساء،112:4
18: محمد بن اسماعیل، البخاری، صحیح البخاری، رقم:1865
19-محمد بن عبداللہ، تبریزی، خطیب، مشکوۃ المصابیح: ج2، ص411
20-علامہ علی، المتقی، کنزالعمال: ج3، ص802
21-محمد بن اسماعیل، البخاری، صحیح البخاری، رقم:1876
22-صفی الرحمن، مبارکپوری، الرحیق المختوم: ص372
23-محمد بن اسماعیل، البخاری، صحیح البخاری، رقم:4066
24-محمد بن احمد، القرطبیؒ، الجامع الاحکام القرآن: ج12، ص173
25-عبدالہادی محمود، الزیدی، الحرب النفسیۃ، مفاھیم اعلامیہ واحکام فقھیہ: ص67
26-عبدالملک بن ھشام، الحمیری، السیرۃ النبویہ، ج3، ص712
27-احمد نوفل، الاشاعہ، دارالفرقان: ص50
28-محمد بن اسماعیل، البخاری، صحیح البخاری، رقم:4066
29-النور،15:24
30-النساء،83:4
31-التوبۃ،48:9
32-الحجرات،6:49